خطبہ جمعہ

بعنوان

ہدایت کے اسباب اور موانع

سلسلة منبر الحکمة

166

بتاریخ: 11 اکتوبر 2019

بمطابق: ١١ صفر ١٤٤١ ھ

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

❀ہدایت کا مفہوم اور اقسام ❀ہدایت کے اسباب
❀ہدایت کے موانع ❀حصولِ ہدایت کی دعائیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہیں ہدایت سے سرفراز کر دے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص ہی سے ممکن ہو پاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ﴾ [القصص: 56]

''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو بہ خوبی جانتا ہے۔''

ہر مسلمان کے لیے ہدایت و راہنمائی سے بڑھ کر سعادت کی کوئی بات نہیں اور ضلالت وگمراہی سے بڑی کوئی شقاوت نہیں۔

ہدایت کا مفہوم:

امام جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہدایت سے مراد اس راستے کی نشاندہی کرنے والے امور جو راستہ مطلوب تک جاتا ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

التعریفات: 277

مسلمان کا مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تو جن ذرائع سے اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ممکن ہو جاتا ہے وہ ہدایت کہلاتے ہیں۔

ہدایت کا متضاد ضلالت ہے، یعنی گمراہی۔ ہدایت سے ہمکنار ہونا کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اسی بات سے لگا لیجیے کہ ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت دیے رکھے اور غضب وضلالت کا شکار ہونے والوں کے راستے سے دُور رکھے، لیکن اگر کوئی شخص دن میں بار بار یہ دعا مانگنے کے باوجود بھی ہدایت سے محروم رہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ مکمل شعور اور انہماک سے نہیں بلکہ لاپروائی اور غفلت میں دعا کرتا ہے، اور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ))

''اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کیا کرو کہ تمہیں قبولیت کا مکمل یقین ہو، اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دِل سے نکلی ہو۔''

[حسن] سنن الترمذي ، أبواب الدعوات ، ح: 3479

اس لیے کہ غافل دِل دعا کی قوت کو ختم کر دیتا ہے۔

ہدایت کی اقسام:

ہدایت کی چار اقسام ہیں:

①...... وہ ہدایت جو ہر عاقل شخص کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اسے اللہ کی طرف سے ہی اپنے فوائد اور ضروریات کی چیزوں کو اختیار کرنے کی راہنمائی ملی ہوتی ہے، بلکہ اس قسم میں ہر چیز ہی شامل ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى﴾ [طه: 50]

''ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو تخلیق عطا کی، پھر ہدایت بخشی۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

②...... وہ ہدایت (راہنمائی) جو انبیاء علیہم السلام نے اور قرآنِ کریم نے لوگوں کو دی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا﴾ [طه: 50]

''اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا، وہ ہمارے حکم پر (لوگوں کی) راہنمائی کرتے ہیں۔''

③...... وہ توفیق جو صرف اسی شخص کے ساتھ خاص ہوتی ہے جو ہدایت کا طلب گار ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَن يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ﴾ [التغابن: 11]

''جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے، وہ اس کے دِل کو ہدایت سے سرفراز کر دیتا ہے۔''

④...... آخرت میں جنت کی طرف جانے کی راہنمائی۔ جیسا کہ جنتی لوگ اس روز کہیں گے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا﴾ [الأعراف: 43]

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی۔''

المفردات للراغب: 538

ہدایت کے اسباب

ہدایت کے بے شمار اسباب میں سے ہم صرف دس اسباب آپ کے سامنے رکھتے ہیں:

① انشراحِ صدر:

اسلام کی تعلیمات اور احکام کو جاننے اور سیکھنے کے متعلق شرح صدر ہو، کیونکہ ضیق صدر (تنگ سینے) والا کبھی ہدایت کی دولت کو اکٹھا نہیں کر سکتا۔ شرح صدر کے لیے سب سے بڑا معاون 'توحید خالص' ہے۔ ایسی توحید کہ جس میں شرک کی ذرا سی بھی آمیزش نہ ہو،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیونکہ شرک سینے کی تنگی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ اگر انسان صحیح موحد ہو اور اس کے دل میں خرافات سے بچ کر اللہ و رسول کی حقیقی قدر موجود ہو تو اللہ تعالیٰ دین کے فہم کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ [الأنعام: 126]

''اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔''

② ذکر و دُعا کا اہتمام:

بندے کے دِل کو اللہ سے جوڑنے کا بہترین ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ مُحب اگر محبوب کا ذکر کرتا رہے تو محبوب کی نظر میں بہت خاص مقام پا لیتا ہے اور اسے وہ منزلت و مرتبت حاصل ہو جاتی ہے جو اس کے علاوہ دیگر کو حاصل نہیں ہوتی۔ نیز راہِ ہدایت اپنانے اور اس پر کاربند رہنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک آدمی نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں اور میں ان سب کو کماحقہٗ ادا نہیں کرسکتا، لہٰذا کوئی ایک ایسا حکم بتا دیجیے جو ان سب کو محیط ہو اور میں اسی پر مضبوطی سے کاربند ہو جاؤں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

''اپنی زبان کو ہمیشہ اللہ کے ذِکر سے تر و تازہ رکھو۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الذكر، ح: 3375 - سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ح: 3793

③ تلاوتِ قرآن کا اہتمام:

قرآن کتابِ ہدایت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اس سے مستغنی ہو کر ہدایت تلاش

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کی کوشش کرے؟ اس میں چنداں شک نہیں ہے کہ تلاوتِ قرآن سے مردہ دِل اور مردہ ضمیر زندہ ہو جاتے ہیں، قرآن مردہ رُوحوں کو جلا بخشتا ہے اور سخت دِلوں کو نرم کر دیتا ہے۔ اس پر بے شمار آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ موجود ہیں کہ قرآن لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، ان تمام کے بیان کا یہ محل نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ هـٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً كَبِيراً﴾ [الاسراء: 9]

''یقیناً یہ قرآن اس راستے کی ہدایت دیتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو یہ خوش خبری سناتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

اور رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ))

''میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، تم تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہوگے جب تک ان دونوں کو تھامے رکھو گے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔''

④ خلقِ خدا میں تدبر:

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء و ارواح پر ہی تفکر و تدبر کر لیا جائے تو انسان کو ہدایت مل جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات کو دیکھے اور سوچے کہ یہ سب کس نے بنائے ہیں؟ اتنے بہترین انداز میں کس نے قائم کیے ہیں؟ کون اتنی ترتیب کے ساتھ سب کا نظام چلا رہا ہے؟ نہ کبھی دِن اپنے وقت سے پہلے آیا اور نہ ہی رات کبھی اپنے وقت سے آگے بڑھی۔ ایسی سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مخلوقات ہیں جن میں سے ایک ایک شے پر غور و فکر کرنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انسان کے لیے ذریعہ ہدایت بن جاتا ہے۔قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے جا بہ جا اسی انداز سے غور وفکر کرنے کی دعوت دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۞ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۞ وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۞ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۞ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۞ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۞﴾

[نوح: 15 ـ 20]

''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اُوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کیے، اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا، اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے، اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اُگایا (پیدا کیا) ہے، پھر تمہیں اسی میں لوٹالے جائے گا اور پھر تمہیں نکالے گا، اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنادیا ہے، تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔''

⑤ نیک لوگوں کی رفاقت:

نیک لوگوں کی صحبت ورفاقت اور برے لوگوں سے دُوری انسان کو رُشد وہدایت سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ کتنے ہی ایسے گمراہ لوگوں کے واقعات ملتے ہیں جنہیں صرف نیک لوگوں کی صحبت نے بدل ڈالا اور وہ ہدایت پا گئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوست اور رفیق بنانے میں خاص احتیاط کی ہدایت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

''آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہی ہوتا ہے، سو تم میں سے (ہر) شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بناتا ہے۔''

[حسن] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب من یؤمر أن یجالس، ح: 4833

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فارسی کا مقولہ ہے: ’’صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند۔‘‘ یعنی نیک صحبت آپ کو نیک اور بری صحبت آپ کو برا بنا دے گی۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، پھر دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دِل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دِین وعقیدے تک جا پہنچتا ہے، اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق وفاجر کی صحبت سے گریز کرنا چاہیے۔

⑥ ایمان، علم اور عمل:

اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کی توحید، عبادات اور امورِ اطاعت کا علم اور پھر ان پر عمل کا خاص اہتمام...... یہ تین ایسے امور ہیں کہ حصولِ ہدایت کے لیے جن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر اللہ پر ایمان نہ ہو تو سارے اعمال ہی غارت ہو جائیں گے، اگر ایمان ہو لیکن اس کی بندگی کا صحیح طور پر علم اور شعور نہ ہو تو انسان درجہ کمال کو نہیں پہنچ پاتا، اگر ایمان وعلم دونوں ہوں لیکن عمل کی دولت سے خالی ہو تو یہ سب ذریعہ ہدایت بننے کی بجائے گمراہی کا باعث بن جائے گا اور اُخروی اعتبار سے سخت عذاب کا موجب بھی۔

⑦ گناہوں سے توبہ:

دِل میں ہدایت کا نور بھرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس کو گمراہی کے اندھیروں سے خالی کیا جائے، اس کو زیورِ ایمان سے آراستہ کرنے کے لیے لازم ہے کہ وہاں سے فسق وعصیان کی آلائشوں کو صاف کر دیا جائے اور خود کو عملِ صالح کی خوشبو سے معطر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے بدعملی کی بدبو کو ختم کیا جائے۔ ایسا ممکن نہیں ہے کہ آپ اندھیرا بھی رکھیں لیکن نور بھی لانے کی کوشش کریں، صفائی ستھرائی بھی چاہیں لیکن گندگی اور غلاظت بھی نکال باہر نہ پھینکیں اور خوشبو بھی لینا چاہیں لیکن بدبو والی حالت سے بھی باہر نہ نکلیں۔ کسی صاف ستھرے برتن میں ایک طرف لذیذ کھانا پڑا ہو جبکہ اسی برتن میں دوسری طرف تھوڑی سی گندگی رکھ دی جائے، تو کیا وہ کھانا کھانے کو آپ کا دِل چاہے گا؟ خواہ وہ کتنا ہی لذیذ ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور کتنے ہی صاف ستھرے برتن میں کیوں نہ پڑا ہو؟ یہی معاملہ دِل کا ہے کہ اس کو جب تک گناہوں سے پاک صاف نہ کر لیا جائے اور توبہ و استغفار کے ذریعے اپنے گناہوں کی مغفرت نہ کروالی جائے، تب تک اس میں نورِ ہدایت کی کرنیں نہیں پڑتیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ ، صُقِلَ قَلْبُهُ ، فَإِنْ زَادَ ، زَادَتْ))

''مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے، اس گناہ سے باز آجائے اور بخشش طلب کر لے تو اس کے دِل سے وہ دھبہ مٹا دِیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ گناہ میں بڑھتا ہی جائے تو وہ سیاہ دھبہ بھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب ذكر الذنوب ، ح: 4244 ۔ سنن الترمذی ، أبواب تفسير القرآن ، باب ومن سورة المطففين ، ح: 3334

⑧ نفس اور شیطان کا مقابلہ:

جس طرح اللہ کے دشمنوں سے قتال کا جہاد اہمیت کا حامل ہے اسی طرح شیطان اور نفس کے خلاف جہاد بھی ضروری ہے۔ انسان نے جو کچھ علم سیکھا ہوا ہے نفس کو اس کا عامل بنانے کے لیے جدوجہد کی جائے۔ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینے کے لیے اپنے نفس کو تیار کیا جائے اور انفرادی و اجتماعی سطح پر اشاعتِ دین کے سلسلے میں آنے والی اذیتوں پر صبر کا پابند کیا جائے۔ نیز محرمات، معصیات، شبہات اور شہوات سے بچنے کے لیے شیطان کے خلاف نبرد آزما رہنا چاہیے۔ جو شخص اس جہاد کا اہتمام کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی طرف آنے والی راہیں ہموار کر دیتا ہے اور ہدایت سے فیضیاب کر دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ [العنكبوت: 69]

''اور جن لوگوں نے ہمیں پانے کے لیے جہاد کیا، یقیناً ہم انہیں اپنی راہوں کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ضرور ہدایت دیتے ہیں۔''

⑨ سیرت وسنت کا مطالعہ:

مسلمان کے تر معاملاتِ زندگی نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارک اور حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں ہی انجام پانے چاہئیں، کیونکہ صرف ان ہی کی شخصیت اور کردار ہمارے لیے اُسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی ایسی ہستی نہیں جسے آئیڈیل مانا جا سکتے۔ لہٰذا ہم اپنی زندگیوں کو نبی ﷺ کی زندگی کے مطابق اسی وقت ہی صحیح طور پر ڈھال پائیں گے جب ہمیں آپ کی سنت اور سیرت سے مکمل آگاہی حاصل ہوگی۔ جب کسی چیز کے بارے میں آگاہی ہی نہ ہو تو اس کو فالو کیسے کیا جا سکتا ہے؟ لہٰذا ہمیں قرآنِ کریم کی طرح ہی حدیث وسنت کا علم بھی حاصل کرنا چاہیے اور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے کم از کم نمایاں واقعات سے ضرور آشنائی ہونی چاہیے، ورنہ اس کے بغیر ہدایت سے ہمکنار ہونا محال ہے۔

⑩ علمی مجالس میں شرکت:

حصولِ ہدایت کے لیے علمی مجالس میں شرکت کی جائے، جہاں متبحر علماء قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہوں، لوگوں کو احکامِ شریعت بتاتے ہوں اور مسائل وفضائل کی باتیں بتاتے ہوں۔ جس شخص کا علماء سے تمسک ہو وہ گمراہی کا شکار نہیں ہوتا، کیونکہ علماء عقلی موشگافیوں کے بہ جائے شرعی نصوص کی بنیاد پر بات کرتے ہیں اور الہامی تعلیمات پر عمل کرنے والے میں نہ تو جہالت باقی رہتی ہے اور نہ ہی ضلالت کا شکار ہوتا ہے۔

ایسی مجالس جہاں حصولِ ہدایت کا باعث بنتی ہیں وہاں عظیم فضیلت کی بھی حامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ ، حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ، وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ (مجلس سے) اُٹھنے لگتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔‘‘

[صحیح] صحیح الجامع الصغیر: 5610۔سلسلة الأحادیث الصحیحة: 2210

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُونَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ حَفَّتْھُمُ الْمَلائِکَةُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیمَنْ عِنْدَہٗ)).

’’جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر راحت وسکینت اترنے لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود افراد (یعنی فرشتوں) کے پاس ان کا ذکر کرتا ہے۔‘‘

صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، ح: 2700

ہدایت کے موانع

موانعِ ہدایت تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہم یہاں صرف دس اہم اور بنیادی موانع ذکر کریں گے۔

① عدم معرفت:

بندۂ مسلم دو امور سے درجہ کمال پاتا ہے: ایک تو حق کی معرفت اور دوسرا باطل پر حق کو ترجیح۔ اگر کسی کو حق کی معرفت ہی نہ ہو تو وہ ہدایت کی دولت سے بھی لازماً محروم ہی رہتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔ کفار کا یہی معاملہ ہے کہ وہ اسلام سے اسی بنا پر دُور رہتے ہیں کہ انہیں حق کی معرفت نہیں ہو پاتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا﴾ [الكهف: 68]

''اور جس چیز کی تمہیں خبر نہ ہو، تم اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہو؟''

② نا اہلی:

بسا اوقات معرفت تو کامل طور پر ہوتی ہے لیکن اہلیت اور لیاقت نہیں ہوتی، جس بنا پر انسان ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک چٹیل زمین ہو، جو پانی کو جذب نہ کرتی ہو، تو وہ سبزہ کیسے اُگا سکتی ہے؟ اسی طرح اگر کوئی دِل حق بات کو قبول کرنے کی اہلیت اور جرأت نہ رکھتا ہو اور نہ ہی وعظ و نصیحت سننے کو تیار ہو تو اسے ہدایت کیسے مل سکتی ہے؟ ایسے دِل سے ایمانی قوت اور دِینی حرارت ختم ہو جاتی ہے، پھر اس پر علم اور شریعت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾

[الزمر: 45]

''جب یکتائے ذات اللہ تعالیٰ کا ذِکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دِل کُڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکا یک وہ خوشی سے کِھل اُٹھتے ہیں۔''

③ حسد اور تکبر:

حسد سے مراد کسی کے پاس کوئی خیر یا نعمت دیکھ کر اس کے زوال اور خاتمے کی خواہش کرنا۔ اور تکبر کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے:

((الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”تکبر کا مطلب ہے: حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔“

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ح: 91

تکبر کا متضاد تواضع ہوتا ہے، جس کا مطلب حق کو قبول کرنا، خواہ جہاں سے بھی ملے اور نرم رویہ اپنانا، جبکہ متکبر تو اپنے قول وفعل میں متعصب ہوتا ہے اور یہی وہ امر تھا جس نے ابلیس کو سرکشی اور انکار پر ابھارا تھا، نیز اسی بنا پر یہودی نبی ﷺ پر ایمان نہیں لائے تھے، حالانکہ وہ آپ کو پہچانتے بھی تھے اور اپنی کتاب میں آپ کی نبوت اور آپ کے برحق ہونے کا تذکرہ بھی پڑھ چکے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

﴿اَلَّـذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: 146]

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ ﷺ کو یوں پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور یقیناً ان میں سے ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے، جبکہ انہیں علم بھی ہے۔“

اسی بیماری کی وجہ سے عبداللہ بن اُبی جیسا منافق اور ابوجہل جیسا کافر دولتِ ایمان سے محروم رہا، کہ انہیں بھی اپنی سیادت، قیادت اور چودھراہٹ کے زُعم نے اسی فتور سے نکلنے نہ دیا کہ (نعوذ باللہ) ہم ان کمتر لوگوں کا دین کیسے قبول کر لیں۔

④ عہدہ ومنصب:

بسا اوقات آدمی کے لیے قبولِ حق اور حصولِ ہدایت میں عہدہ ومنصب رکاوٹ بن جاتا ہے اور وہ چاہنے کے باوجود ایمان کا کامل اظہار نہیں کر پاتا یا ہدایت کو اس طرح سے وصول نہیں کر پاتا جیسے کرنا چاہیے۔ جیسے بادشاہ ہرقل کی مثال ہے۔ اس نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکالمے میں آخری بات یہ کہی تھی:

((فَإِنْ كَـانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَـدْ كُـنْـتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنكُمْ، فَلَوْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ)).

''تم نے جو کچھ بتایا ہے اگر یہ سب حق ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک بن جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی زحمت ضرور اُٹھاتا اور اگر میں اس کے پاس (مدینے میں) ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔''

صحيح البخاری، المقدمة، باب بدء الوحي، ح: 7

یعنی اس کا مطلب تھا کہ میں اپنی مملکت اور قوم کے خوف سے نبی کریم ﷺ تک پہنچ نہیں سکتا۔ اسی طرح فرعون بھی اپنے جاہ و منصب کا شکار ہوکر ہی گمراہی میں مر گیا۔ فرعون وآلِ فرعون کہتے تھے:

﴿أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ﴾ [المؤمنون: 47]

''کیا ہم اپنے ہی جیسے دو بشروں (موسیٰ وہارون) پر ایمان لائیں، حالانکہ ان کی قوم ہماری عبادت بجالاتی ہے۔''

⑤ خواہشات کی عدم تکمیل:

انسان کو ہدایت سے محروم رکھنے والی ایک چیز یہ بھی ہے کہ شیطان اس کے ذہن میں یہ ڈال دیتا ہے کہ تم اسلام کی کڑی پابندیوں کا شکار ہو جاؤ گے، تم اپنی مرضی کے مطابق نہ مال کما سکو گے اور نہ خرچ کر سکو گے، تم اپنی شہوت کی تکمیل (زنا) پر بھی سزا کے حق دار ٹھہرائے جاؤ گے۔ قریش کو جب معلوم پڑتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف راغب ہو رہا ہے تو وہ اس کی مادی کمزوری ڈھونڈ کر اسی سے ڈرانے لگتے تھے، مثال کے طور پر اگر کوئی زنا کا رَسیا ہوتا تو اسے کہتے کہ اسلام میں تو زنا حرام ہے اور زانی کے لیے سخت ترین سزا ہے۔ اگر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوئی شرابی ہوتا تو اسے بھی ڈراتے کہ اسلام میں تو شراب نوشی کی اجازت ہی نہیں ہے۔ یوں بہت سے ایسے لوگ ہدایت سے محروم رہ جاتے جنہیں محسوس ہوتا کہ اگر اسلام قبول کر لیا تو ان کی خواہشات پوری نہیں ہوں گی۔ جب بندے میں خواہشات کا داعیہ مضبوط ہو اور ایمان کا کمزور ہو تو وہ خواہشات کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ یا اسلام کا قطعاً کچھ نہیں بگاڑ پاتا بلکہ اپنی ہی آخرت برباد کر بیٹھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ﴾

[الأحقاف: 32]

''جو شخص اللہ کے داعی کی بات نہیں مانے گا، وہ زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا۔''

⑥ اہل و عیال کی محبت:

انسان کو بسا اوقات اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب کی محبت بھی ہدایت سے محروم کر دیتی ہے۔ یعنی وہ سوچتا ہے کہ اگر میں نے اسلام قبول کر لیا یا پھر اگر مسلمان ہے تو سوچتا ہے کہ اگر میں نے شریعت کے فلاں حکم پر عمل کر لیا تو برادری اور خاندان کے لوگ ناراض ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں خوشی یا غم کے مواقع پر اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سی غیر شرعی رسومات صرف اس وجہ سے ادا کی جاتی ہیں کہ کہیں خاندان کے لوگ ناراض نہ ہو جائیں۔

⑦ کسی علاقے سے محبت:

ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کو کسی علاقے، شہر یا ملک کے ساتھ ایسی محبت اور وارفتگی ہو جاتی ہے کہ وہ اسی وجہ سے ہدایت سے دُور رہ جاتا ہے۔ یعنی وہ علاقہ اگر ہدایت یافتہ لوگوں کی صحبت سے خالی ہو، یا پھر بہت سی معصیات کی آماجگاہ ہو، یا پھر حصولِ ہدایت کے لیے کہیں اور جانا ناگزیر ہو لیکن آدمی اس کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں دولت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسلام میں ہجرت کی فضیلت اسی بنا پر ہے کہ اللہ و رسول کی خاطر انسان اپنا آبائی علاقہ اور گھر بار تک چھوڑ دیتا ہے۔

⑧ آباء واجداد کی مخالفت:

انسان کو ہدایت سے محروم رکھنے والے عناصر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے آباء واجداد نے ساری زندگی جہالت میں ہی گزاری ہوتی ہے، تو ان ہی کی جھوٹی شان وشوکت اور باطل روایت کو قائم رکھنے کے لیے اسلام اور ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا﴾ [المائدة: 104]

''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں: ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا۔''

نبی ﷺ کے چچا ابوطالب کو اسی بات نے قبولِ اسلام سے روکے رکھا۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا:

((قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجیے، میں اس کی وجہ سے روزِ قیامت آپ کے حق میں گواہی دے سکوں گا۔''

تو اس کے جواب میں ابوطالب نے کہا:

لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ، يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ.

''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش مجھے عار دِلائیں گے اور کہیں گے کہ اس نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موت کے ڈر سے کلمہ پڑھ لیا، تو میں ضرور کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔''

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾

[القصص: 56]

''یقیناً آپ جس کو پسند کریں اسے ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔''

صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أول الإيمان قول لا إله إلا الله، ح: 25

ان کی طرح اور بھی بہت سے سردارانِ قریش اور ان کے بعد سے لے کر آج تک کتنے ہی ایسے لوگ دولتِ ایمان و ہدایت سے صرف اس بنا پر محروم رہے اور حق کو قبول کرنے سے انکاری رہے کہ ہمارے آباء واجداد چونکہ اس کے فریقِ مخالف میں تھے، لہٰذا ہم بھی ان ہی کے پیرو رہیں گے۔

⑨ سبقت یا عداوت:

انسان کو ہدایت سے محروم کر دینے کا ایک شیطانی وار یہ بھی ہے کہ وہ اسے یوں بہکانے لگتا ہے کہ تمہارا افلاں دشمن بھی اسی دین کا پیروکار ہے، یا مقام و مرتبے کے لحاظ سے تم سے چھوٹے اور کمتر لوگ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں، تو جب تم مسلمان ہو گے تو تم اور وہ برابر ہی شمار کیے جاؤ گے۔ یہ سوچ کر انسان اپنی فضول انا اور عصبیت کا شکار ہو جاتا ہے اور یہی بات قبولِ ہدایت میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

⑩ احوال و عادات میں تبدیلی:

انسان کو ہدایت سے یہ امر بھی محروم رکھتا ہے کہ انہیں اپنی عادات، اطوار اور احوال بدلنے میں خاصی دِقت محسوس ہوتی ہے۔ پہلے وہ کئی ایسے امور پر کاربند ہوتے ہیں جو کُلی یا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جزوی طور پر خلافِ شرع ہوتے ہیں، تو جب انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ قبولِ اسلام یا حصولِ ہدایت کے بعد یہ سب کچھ یکسر بدلنا پڑے گا تو وہ شیطانی حملے کا شکار ہو کر ہدایت ہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت سے محروم کر دینے والے تمام عوامل و عناصر سے محفوظ رکھے اور ہدایت سے سرفراز کرنے والے اعمال اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حصولِ ہدایت کی دعائیں

1 ...... اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ❁ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ❁ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ❁

''ہمیں سیدھے راستے پر ہدایت و راہنمائی فرما، ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔''

2......رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

''اے دِلوں کو پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین پر ثابت و قائم رکھ۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب القدر، باب ما جاء أن القلوب بين أصبعی الرحمن، ح: 2140

3 ...... اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاک دامنی اور استغناء کا سوال کرتا ہوں۔''

صحيح مسلم، كتاب الذكر ولدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ح: 2721

4 ...... اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ اِغْفِرْ لِی ذَنْبِی وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِی وَأَجِرْنِی مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”اے اللہ! نبی محمد ﷺ کے رب! میرے گناہ کو بخش دے، میرے دِل کی سختی کو دُور فرما دے اور جب تک مجھے زندہ رکھے گمراہ کُن فتنوں سے بچائے رکھنا۔“

[صحيح بشواهده] مسند أحمد: 26576

5 ...... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي.

”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رِزق دے۔“

صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التسبيح والتهليل والدعاء، ح: 2696

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com